127164 ـ منگیتر كے ساتھ بعض حرام كام كيے اور طلاق دي تا كہ اس سے رجوع كا نہ سوچے

سوال

میں نے ایك لڑكی سے منگنی كی اور ہم نے آپس میں ایك دوسرے كا بوسہ بھی لیا، جس كے باعث میں اسے ناپسند كرنے لگا اور اسے چھوڑ كر دوسری لڑكی سے منگنی كر لی، لیكن گناہ كا احساس میرا پیچھا كر رہا ہے، جب بھی یہ احساس زیادہ ہوا میں نے واضح الفاظ میں آواز كے ساتھ كہا میری پہلی منگیتر كو طلاق طلاق تا كہ مجھے اس سے رجوع كا حق حاصل نہ رہے اور دوسری لڑكی كے ساتھ اپنے تعلق كو مضبوط كر سكوں.
لیكن اللہ كا كرنا ایسا ہوا كہ دوسری لڑكی سے خاندانی مسائل كی بنا پر منگنی ختم ہو گئی اور میں پہلی لڑكی كے بارہ میں سوچنے لگا لیكن میں تو نكاح سے قبل ہی اسے طلاق دے چكا تھا، تو كیا میرے لیے رجوع كرنا جائز ہے تا كہ میں اپنے گناہ كا كفارہ ادا كر سكوں یا كہ وہ میرے لیے حلال نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص پر واجب ہے كہ وہ مسلمانوں كی لڑكیوں اور عورتوں كے بارہ میں اللہ كا خوف اور ڈر ركھے، اور اللہ كی حدود سے تجاوز مت كرے، جس نے بھی اللہ كی حدود سے تجاوز كیا وہ اپنے لیے ظلم و زیادتی كا مرتكب ٹھرا، اور پھر كوئی شخص تو اس وقت تك مومن ہی نہ ہو سكتا جب تك وہ اپنے مسلمان بھائی كے لیے بھی وہی پسند كرے جو اپنے لیے پسند كرتا ہے، اور جو اپنے لیے ناپسند كرتا ہے وہ اپنے مسلمان بھائی كے لیے ناپسند كرے.

دنیا میں آپ دیكھیں گے كہ جو شخص بھی عقل و دانش ركھتا ہو، اور دین و مروت والا ہو وہ اپنے لیے یہ پسند نہیں كرتا كہ لوگوں میں سے كوئی شخص اس كی بیٹی یا بہن سے منگنی كرے اور پھر اس سے وہ كچھ كرے جو اس كے لیے حلال نہیں یعنی اس سے بوس و كنار اور حرام خلوت كا مرتكب ہو.

اس لیے ہر شخص كو اللہ تعالی كی حرام كردہ اشیاء اور مسلمانوں كی حرمت میں اللہ تعالی كا تقوی اور ڈر اختیار كرنا چاہیے.

دوم:

میرے مسلمان بھائی آپ كو علم ہونا چاہیے كہ منگیتر شخص اپنی منگیتر كے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے؛ كیونكہ

منگنی تو صرف شادی کا ایك وعدہ ہے اسے شادی نہیں کہا جاتا، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی منگیتر کے ساتھ وہ کچھ کرے جو بیوی کے ساتھ ہو سکتا ہے، بلکہ وہ عورت تو اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کے لیے منگیتر سے خلوت کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ وہ تو اس کے لیے حرام ہے، اور شریعت اسے صرف دیکھنے کی اجازت دیتی ہے کہ وہ اسے دیکھ سکتا ہے تا کہ شادی کی رغبت پیدا ہو جائے، اس لیے وہ نکاح تك اس کے لیے حرام ہی رہےگی اور اس لیے بھی کہ خلوت کی حالت میں حرام کام کے وقوع کا خدشہ ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی آدمی کسی عورت سے خلوت مت کرے، کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے "

اور نہ ہی وہ اسے شہوت اور لذت کی نظر سے دیکھ سکتا ہے، اور نہ ہی شك و ریب کی نظر سے، امام احمد رحمہ اللہ ایك روایت میں فرماتے ہیں:

" یہ صحیح ہے کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، اور یہ نظر لذت سے نہ ہو " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 74).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" منگیتر بھی دیکھنے اور اس سے بات چیت اور خلوت کے اعتبار سے دوسری عورتوں جیسی ہی ہے، یعنی انسان کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، لیکن اگر وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پھر بغیر خلوت کیے اسے دیکھ سکتا ہے، اور اگر آدمی اپنی منگیتر کے ساتھ بیٹھنے اور بات چیت کا لطف اٹھانا چاہتا ہے تو وہ اس سے نکاح کر لے.

خلاصہ یہ ہوا کہ: منگیتر کے لیے اپنی منگیتر سے ٹیلی فون پر بات چیت کرنا، یا پھر کسی جگہ اس سے خلوت کرنا یا اسے اکیلا اپنے ساتھ گاڑی میں لے کر جانا، یا وہ اس کے اور اس کے گھر والوں کے ساتھ ننگا چہرہ کر بیٹھے یہ سب حرام ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (10 / 87).

سوم:

اس لیے کہ منگیتر لڑکی اجنبی اور غیر محرم ہے اس کے لیے عقد نکاح کے بغیر حلال نہیں، تو عقد نکاح سے قبل

اسے طلاق دینا کچھ شمار نہیں ہوگا، کیونکہ طلاق اپنی جگہ اور موقع پر نہیں ہوئی.

ابو داود اور ابن ماجہ اور مسند احمد میں حدیث وارد ہے کہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" طلاق اس میں ہے جس کے تم مالك ہو، اور آزادی وہاں ہے جس کے تم مالك ہو، اور فروخت وہ ہو گی جس کے تم مالك ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2190) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2047) مسند احمد حدیث نمبر (6893).

اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں دیکھیں: ارواء الغلیل (7 / 151).

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں:

" نکاح سے قبل طلاق کے متعلق باب اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو، پس تم انہیں کچھ نہ کچھ دے دو، اور بھلے طریق سے انہیں رخصت کردو .

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے " انتہی

دیکھیں: صحیح بخاری (5 / 2015).

اس مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے:

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ اجنبی عورتوں سے شادی کرنے کی شرط پر طلاق معلق کرنا مثلا یہ کہے کہ: اگر میں نے فلاں عورت سے طلاق کیا تو اسے طلاق، اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

اجنبی عورت سے طلاق معلق نہیں چاہے طلاق دینے والا عام رکھے یا مخصوص کرے، امام شافعی اور احمد اور داود اور ایك جماعت کا قول یہی ہے.

دوسرا قول:

شادی کی شرط پر طلاق معلق ہوگی چاہے طلاق دینے والے نے عام رکھا ہو یا مخصوص کي ہو، یہ قول امام ابو حنیفہ اور ایک جماعت کا ہے.

تیسرا قول:

اگر ساری عورتوں کے لیے عام رکھی تو لازم نہیں ہو گی اور اگر مخصوص کی تو لازم ہو گی، یہ قول امام مالك اور ان کے اصحاب کا ہے " انتہی

دیکھیں: بدایۃ المجتھد (2 / 67).

اس میں صحیح یہی جو اوپر بیان ہو چکا ہے کہ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، جمہور کا قول یہی ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح سے قبل طلاق لازم نہیں آتی اور نہ ہی ملکیت سے قبل آزادی ہوتی ہے جب خاص کرے یا عام رکھے " یہ قول علی بن ابی طالب اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم اور سعید بن مسیب اور عطاء اور طاؤوس اور سعید بن جبیر اور ضحاك بن مزاحم اور علی بن حسین اور ابو الشعثاء اور جابر بن زید اور قاسم بن عبد الرحمن اور مجاہد اور محمد بن کعب قرظی اور نافع بن جبیر بن مطعم اور عروہ بن زبیر اور قتادۃ اور وہب بن منبہ اور عکرمہ رحمہ سے ثابت ہے.

اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی اور امام شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور ابو ثور اور داود اور محمد بن جریر طبری رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: الاستذکار(6 / 188 - 189).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے قسم اٹھائی کہ وہ فلان عورت سے شادی کرے تو اسے طلاق، لیکن پھر اس کا ارادہ ہوا کہ وہ اس سے نکاح کر لے تو کیا اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" اس کے لیے اس عورت سے شادی کرنی جائز ہے، اور جب وہ اس سے شادی کرے تو جمہور سلف کے ہاں اسے

طلاق واقع نہیں نہ ہوگی، اور امام شافعی اور احمد وغیرہ کا مسلك بھی " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 170).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

ایك شخص نے قسم اٹھائی کہ جب بھی وہ کسی عورت سے نکاح کرے یا ہر عورت جس سے شادی کرے تو تو وہ ایسی؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق نکاح سے قبل طلاق کو معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی؛ کیونکہ ترمذی رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ:

" نکاح سے قبل طلاق نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 192).

لیکن یہاں مذکور محل خلاف اس میں ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ:

اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق یا جس عورت سے بھی شادی کی اسے طلاق.

لیکن اگر اس نے اپنے سے کسی اجنبی عورت کو اس سے نکاح کے بغیر ہی طلاق معلق کی تو یہ بلاشك لغو ہے، اور اصلا اس سے طلاق معلق نہیں ہوتی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" عقد نکاح سے قبل طلاق واقع نہیں ہوتی؛ کیونکہ طلاق تو خاوند کے علاوہ کسی سے ہو ہی نہیں سکتی، اور منگیتر جس نے ابھی نکاح کیا ہی نہیں وہ خاوند نہیں، اس لیے اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" طلاق تو اس کے لیے ہے جس نے پنڈلی پکڑی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 191).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنی سابقہ منگیتر کے بارہ میں طلاق کے الفاظ ادا کیے یہ لغو ہیں، اور اس کا اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، اور نہ ہی یہ الفاظ آپ کے لیے اس سے نکاح کرنے میں رکاوٹ ہیں، جب بھی آپ نکاح کی رغبت رکھیں اس سے نکاح کر سکتے ہیں، کہ اس سے نکاح میں خیر ہے تو نکاح کر لیں.

چہارم:

آپ اس سے نکاح اس لیے کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اپنے گناہ کا کفارہ ادا کر سکیں، تو اس گناہ کا کفارہ ادا کرنے طریقہ یہ نہیں کہ آپ اس کو واپس لیں، بلکہ گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ آپ اس گناہ پر توبہ و استغفار کریں، اور اپنےکیے پر نادم ہوں، اور یہ حرص رکھیں کہ مسلمانوں کی حرمت کا خیال رکھیں گے، اور پھر اگر آپ اور اس عورت کے لیے اس میں مصلحت ہے تو آپ کا اس سے رجوع کرنے میں کوئی شك و شبہ نہیں، اس میں کوئی شك نہیں کہ وہ اس سے راضی ہوگی اور اس کی حالت کا خیال رکھا جائیگا، لیکن یہ رجوع اور واپسی اس طرح ہونی چاہیے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس سے توبہ کر کے صحیح راہ اختیار کیا جائے، اور اسی طرح اس عورت کو بھی اپنے کیے پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آپ دونوں اس سے درس اور سبق حاصل کریں:

کہ شیطان کس طرح انسان کو اللہ کی نافرمانی میں لگاتا ہے اور پھر نافرمانی کرنے والوں کے دلوں میں کس طرح بغض و عداوت ڈالتا ہے، اور آپ اللہ سبحانہ و تعالی کے درج ذیل فرمان پر غور کریں اللہ نے معصیت و گناہ کرنے والوں کی آپس میں محبت و مودت کا بیان کیا ہے اور اس کا معاملہ کیا ہوگا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اس دن (روز قیامت) وہ آپس میں ایك دوسرے کے دشمن ہونگے سوائے متقیوں کے الزخرف (67).

اس عورت کا آپ کے ساتھ مشکل میں پھنسنے کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے آپ کو راضی کرنے کی کوشش کی تا کہ آپ کے ساتھ شادی ہو سکے، اور وہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کی ناراضگی کو بھول گئی.

معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو درخواست لکھی کہ مجھے کوئی ایسا خط لکھیں جس میں نصیحت کریں جو مختصر ہو ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خط لکھا:

السلام علیم:

اما بعد:

جس نے اللہ تعالی کو راضی کر کے لوگوں کی ناراضگی مول لی تو اللہ تعالی اس کے لیے لوگوں کی مشکل سے کافی ہو جائیگا، اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کیا تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے لوگوں کے سپرد کر

دیتا ہے"

والسلام علیکم "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2414) امام ترمذی نے اسے مرفوع بیان کیا ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر موقوف بھی لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے، جیسا کہ دار قطنی رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے.

دیکھیں: العلل للدار قطنی (14 / 183).

اس لیے علماء کا کہنا ہے:

" غدر کرنے والے کو سب سے پہلا شخص حقیر وہ سمجھتا ہے جس کے ساتھ غدر کرنے والے نہ غدر کیا ہو، اور جھوٹی گواہی دینے والے پر ناراض ہونے والا سب سے پہلا شخص وہ ہوتا ہے جس کے لیے اس نے جھوٹی گواہی دی ہو، اور زانی عورت سب سے پہلے اس شخص کی آنکھ میں ذلیل ہوتی ہے جس نے اس سے زنا کیا ہو "

دیکھیں: اخلاق والسیر لابن حزم (75).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

" آپ کے لیے اپنی سابقہ منگیتر سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اوپر جو کچھ بیان ہوا اس پر عمل کریں، اور یعنی آپ اور اس دونوں کی جانب جو کچھ ہو چکا ہے اس پر توبہ ہونا ضروری ہے، اور آپ دونوں اپنے ماضی سے سبق حاصل کریں، پھر آپ جتنا جلدی ہو سکے اور قلیل وقت میں ممکن ہو تو اس سے شادی کر لیں.

اور ایك چیز صراحت کے ساتھ ہم آپ سے کہیں گے کہ ہمیں آپ سے ظاہری وسوسہ محسوس ہو رہا ہے، اور ہمیں خدشہ ہے کہ یہ چیز آپ کی زندگی پر اثرانداز ہوگا، اور یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو یہ الفاظ نکالنے پر مجبور کیا تھا؛ اس لیے آپ وسوسہ سے اجتناب کریں، کہ کہیں یہ آپ کی زندگی اجیرن نہ کر کے رکھ دے، اور آپ کی دنیا و آخرت ہی خراب نہ کر دے.

آپ مزید سوال نمبر (98452) اور (87496) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا اور توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .